لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

مسلمانو بیشک تمہارے لئے پیروی کا اچھا نمونہ رسول اللہؐ میں ہے

نمبر ۹

سلسلہ مجلس اشاعت سیرت النبیؐ

رسول اکرمؐ کی یاد منانے کا صحیح طریقہ

از

عالیجناب الحاج نواب نظامت جنگ بہادر

نوٹ - براہ کرم - رسالہ ہذا نماز جمعہ اور مجالس میلاد النبیؐ کے اجتماعوں میں پڑھکر سنائیں اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو اس پر عمل کرنے کی جانب توجہ دلاکر سعادت دارین حاصل فرمائیں - جو محبان رسول اکرمؐ اس کو طبع کراکے تقسیم کرنا چاہیں انکی عام اجازت ہے۔

آرڈر نمبر ۱۴۰۳

تعداد طبع (۲۰۰۰۰)

CHECKED 1995
CHECKED
Checked 1987

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اکرمؐ کی یاد منانے کا صحیح طریقہ

وذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین۔ الحمد للہ رب العالمین کہ انسان کو عمل صالح کا راستہ بتایا اور مسلمانوں کی ہدایت کیلئے اس راستہ پر چلکر رہنمائی کرنے کیلئے ایسے ہادی کو بھیجا جن کے عمل نے ایک نئی دنیا قایم کر دی جس کی تہذیبی اور تمدنی قوت حسن اخلاق پر مبنی ہے۔

یہ واقعہ دنیا کی تاریخ میں ایک عظیم الشان یادگار ہے اور ہر سال اس واقعہ کی یاد تازہ کرنے کیلئے مبارک ماہ ربیع الاول میں میلاد النبیؐ کے جلسے ہوا کرتے ہیں اگرچہ مدت دراز سے یہ عمل جاری ہے لیکن جہانتک دیکھا گیا اس سے بہت کم کوئی (علمی) نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ ابتک ان جلسوں کی برکت سے ہم مسلمانوں کو اس راستہ پر چلنے کی توفیق ہوئی ہے جو رسول اللہؐ نے خود اپنے عمل سے (یعنے نفس کو پاک کرتے ہوئے ذاتی اصلاح سے اپنی قوت بڑھاتے ہوئے قومی ترقی کا باعث ہونا) مسلمانوں کو بتایا تھا۔

یہ مسلمہ ہے کہ قوم مجموعہ افراد ہے۔ جیسے اس کے افراد ہونگے ویسی ہی قوم ہوگی۔ اگر اسلام کی تعلیم و تربیت نے تیرہ سو سال قبل ایک جاہل و بیکار قوم کو اس درجہ تک پہنچا دیا تھا کہ اس میں سے ایک ایک وقت واحد میں صدہا مجاہدین فی سبیل اللہ عمل کے میدان میں آکر دنیا کے کاروبار کی اصلاح

میں مشغول رہے تھے تو کیا اب بھی یہ ممکن نہیں کہ صحیح اسلامی تعلیم و تربیت سے صدہا بلکہ ہزارہا نیک بندے قوم کی خدمت کے لئے تیار کئے جائیں اگر اس کو ہم ناممکن سمجھیں تو خدا کے فضل و کرم سے مایوس ہونے کا الزام اپنے اوپر خود عائد کرینگے۔ ذرا اس پر غور کرو کہ کیا ہم اپنے ہادی کے کارناموں کو اپنے دلوں سے محو ہونے دیکھتے ہیں نعوذ باللہ کیا ہم اس کو بھول سکتے ہیں کہ اسلامی دنیا جس کی عمر اسوقت تیرہ سو برس سے کچھ زائد ہے وہ ایک عمر پر مبنی ہے جو ترسٹھ سال کی تھی اور جس کے آخری تیئیس ۲۳ سال جہاد فی سبیل اللہ کے تھے اور اس مدت کا آدھا حصہ ایسے سخت مصائب پر مشتمل تھا جو عموماً انسان کیلئے ناقابل برداشت سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن دیکھو کیا وہ مایوسی پر ختم ہوا ہرگز نہیں اس نے کامیابی کی قوت کو اور بڑھایا اور اس کامیابی کا بیش قیمت نتیجہ ثابت ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس خیال کو ہمیشہ اپنے دل میں رکھو کہ چند سال کے کام میں اسلامی دنیا کو تعمیر کیا اور اس چند سال کے کام پر اسلام کی دوامی عمارت قائم ہے جس کی حفاظت ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔

میلاد النبیؐ کے جلسے اس واسطے ہیں کہ مسلمانوں کی یاد تازہ ہوتی رہے اور اسلامی کام جاری رہے یعنے قوم کو عمل کے راستہ پر لایا جائے یہی سب سے بہتر طریقہ آنحضرتؐ کی یاد منانے کا ہے۔

سچا مومن قرآنی مفہوم میں وہی ہو سکتا ہے جس کا ایمان اس کو عمل صالح کا پابند کرے اور جو اپنے ایمان کا ثبوت اپنے کام سے دیتا رہے۔ انما المومنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا و جاہدوا باموالہم و انفسہم فی سبیل اللہ اولئک ہم الصٰدقون (یقیناً مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر ڈگمگائے نہیں اور اپنی جان اور مالوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کئے بیشک وہ سچے ہیں)۔

اللہ اور رسول کو ماننا دل کا فعل ہے نہ کہ زبان کا۔ وہ ماننا ہی کیا اگر ہم زبان سے تو کہیں کہ ہم مانتے ہیں لیکن ان کے احکام و ہدایات پر عمل نہ کرتے ایسی خلاف ورزی شاید نہ ماننے سے بدتر ہے۔

قرآن مجید میں ہم سے سوال ہوتا ہے یاایہا الذین آمنوا لما تقولون ما لا تفعلون (اے مومنو کیوں وہ کہتے ہو جو تم نہیں کرتے) دیکھو کیا سخت الزام ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس الزام سے بری کرنا چاہتے ہیں تو کیا بجز عمل کے کسی اور طریقے سے برات حاصل ہو سکتی ہے۔

عمل صالح کا ارشاد قرآن مجید میں ۱۰۰ سے زیادہ مقامات پر پایا جاتا ہے گویا ایمان اور عمل صالح کو لازم و ملزوم قرار دیا گیا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ ایمان دل کی کیفیت ہے جو عمل ہی سے ظاہر اور مکمل ہوتی ہے۔ عمل صالح حسب منشا قرآن مجید صرف عبادت کی حد تک محدود نہیں ہے انسان کے کل اعمال و افعال پر جملہ کاروبار و معاملات زندگی پر وہ حاوی ہے مسلمانوں کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کی ظاہری پابندی کرنے کے بعد اپنے آپ کو بری سمجھیں بلکہ ان کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ اپنی زندگی کو صحیح طریقہ سے سیدھے راستہ پر لائیں ہر کام میں ان کا عمل قرآنی معنے میں صالح ہو یہ اس وقت ممکن ہے جب کہ وہ بدی سے پلٹ کر نیکی کی طرف رخ کریں اور اپنے جملہ تعلقات اور روزمرہ کے کاروبار میں راستبازی، نیک نیتی، ہمدردی، اخوت اتحاد، انصاف، سخاوت، مروت، اور خوش خلقی وغیرہ سے کام لیں اور یہ سمجھیں کہ حیات دنیا ان کے امتحان کے لئے ہے اور اس امتحان پر سے آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

CHECKED

مومن محسن متقی وغیرہ کے جو اوصاف قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں ان پر سے اخلاق حسنہ کی مکمل فہرست بن سکتی ہے اور اسیطرح جو اوصاف منکر یعنے ناپسندیدہ قرار دیئے گئے ہیں انکی بھی فہرست آیات متعلقہ پر سے مرتب ہو سکتی ہے۔ ایسی فہرستیں بنا کر عوام کو توجہ دلانا ایک ضروری اسلامی کام ہے جو ہر مسلمان کو کرنا چاہیئے۔ ہماری مقدس کتاب ہمارے لئے مکمل دستور العمل ہے۔ اسمیں انسان کے معمولی اور غیر معمولی کاموں کا ذکر ہے۔ اگر زاہد و عابد کے لئے اشارات ہیں تو حاکم کے لئے بھی ہدایات موجود ہیں ہر سبب کی رہنمائی کیگئی ہے اور سبھوں کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ اکرمکم عنداللہ اتقکم (تم میں خدا کے نزدیک عزت والا وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو) ہر مسلمان پر لازم ہیکہ قرآن کریم کو خود سمجھے اور دوسروں کو سمجھائے کیونکہ وہ ہر دنیا کیلئے ہمارا دستور العمل ہے جو احکام آسمان پر سے نازل ہوتے ہیں وہ زمین پر ہر کام کرنے والوں کیلئے بھی ہیں انکی تعمیل سے ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں نہ کہ انکی خلاف ورزی سے۔ یہ قابل افسوس ہیکہ مسلمانوں کے رواج نے قرآن مجید کے بینات کو عالمانہ مباحث کے غلاف میں بند کر رکھا ہے کیا ہم اس غلاف کو دور کر کے اپنی معمولی سمجھ سے ان اوصاف و صریح ہدایات کو اپنے دلوں میں نہیں لیسکتے۔ اس لحاظ سے ہماری غفلت و بے پروائی اور زیادہ قابل افسوس ہے۔ قرآنی ہدایات سے واقف ہونے میں سہولت پیدا کرنا اور سب کو اس کی ترغیب دلانا یہی سچی تبلیغ ہے اور یہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ اس کیلئے کسی کی محتاجی کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی سب سے بڑی تعریف یہ کی ہے کہ انک لعلی خلق عظیم اور انکے حسن اخلاق کی وجہ سے انکے اسوہ کو اسوہ حسنہ قرار دیا ہے پس ہم بھی

انکے عمل کی تقلید لازم ہے یا نہیں یا کیا ہمارے عمل کا قبلہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے اپنے دل
سے پوچھو کہ اس سے زیادہ مبارک اور مفید کام مسلمان کیلئے اور کیا ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ
کے عمل کی راستہ پر اپنے عمل کو لانے کیلئے مناسب ذرائع پیدا کئے جائیں نہ صرف مسجد بلکہ ہر مسلمان کے گھر میں اس
اہم کام کی ابتدا ہو سکتی ہے۔ کسی مقام پر کیوں نہ ہو چند مسلمان باہم یہ وعدہ کر سکتے ہیں اور
ضرور کریں کہ یہ بنیادی کام بلا تاخیر شروع کر دینگے یعنے خود بھی قرآنی ہدایات سے واقف ہو کر
انپر عمل کرتے رہینگے اور اپنے متعلقین کو بھی اس طریقہ پر لانیکی کوشش میں سچے دل سے مصروف
رہینگے ایسے وعدہ کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو صفحہ (۸) جس پر اسوقت بعض مسلمانوں
نے عمل شروع کر دیا ہے اگر کسیکو عذر ہو کہ قرآن شریف کا سمجھنا آسان نہیں ہے تو اسکا یہ جواب
کافی ہیکہ کوئی ایسا اچھا اردو ترجمہ لیکر پڑھو اور غور کرو اسکے بعد تم خود تصفیہ کر سکتے ہو کہ اخلاقی
ہدایات سمجھ میں آتی ہیں یا نہیں کیا سچ، جھوٹ، بدگمانی، غلط اتہام، تجسس، غیبت، دغا، فریب، مکر
زنا، اسراف (مثلاً فضول خرچی، جھوٹی نمایش، بیہودہ رسومات، یا لغویات سینما وغیرہ) کی
نسبت کسیکو کوئی غلط فہمی ہو سکتی ہے یا نہیں اسیطرح جو صفات اخلاق حسنہ میں داخل ہیں انکو سمجھنے
میں بھی کیا کوئی مشکل امر ہیکہ اسکے گھر میں ایسی اسلامی تعلیم فوراً شروع ہو جائے اور اپنے لوگوں کو
اسپر پابند کرنے کیلئے میثاق سے کام لیا جائے یہ طریقہ شروع سے چلا آتا ہے خیال کرو کہ اگر
ہزاروں کی آبادی میں اگر چند گھر ایسے ہوں جہاں یہ کام پابندی سے ہوتا رہے تو رفتہ رفتہ یہ
دائرہ کسقدر وسیع ہو جائیگا۔ یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے کہ جہاں کہیں ایک دو بھی سچے مسلمان ہوں
وہاں اسلامی قومیت کا تصور موجود ہے۔ اسکے اندر ایک ایسی قوت موجود ہے جسکو دنیا جانتی ہے
انفرادی طور سے یہ کام ہوتے ہوتے کوئی زمانہ ایسا آئیگا کہ سچے مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ
ہر ملک میں موجود ہوگا اور وہ سب کام کرنیوالے مسلمان ہونگے اور انکی حیثیت باقاعدہ جمعیت کی
ہوگی زمانہ سلف میں بھی عمل صالح سے ایسا ہی ہوا تھا اور اب بھی ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ المستعان
اگر غور کرو تو اسلامی قومیت کا تصور ایک عجیب چیز ہے اس نے غیر قوموں کے

اعلیٰ دماغوں کو حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ وہ نہ تو جغرافیائی حدود سے محدود ہے نہ مادی قوتوں کا محتاج کیونکہ اسلام کی قوت ان غیر مجسم قوتوں کے مثل ہے جو قدرت کے کارخانہ میں اپنے کام میں مصروف ہیں۔

جبکہ اصلاح کا کام ہر شخص خود کر سکتا ہے تو پھر کیا دیر ہے آج ہی اور ابھی شروع کر دو آج کا دن ہمارا ہے کل کا انتظار کیوں۔ میثاق کی اشاعت کے لئے مناسب ہوگا کہ ہر شخص دوسروں کے مواجہہ میں اس کا عہد کرے اور یہ بھی وعدہ کرے کہ کم از کم پانچ شخصوں کو اپنا ہم خیال اور اپنا ہم عمل بنانے کی پوری کوشش نیک نیتی سے کرتا رہیگا۔ جب مسلمان اسطرح پابند ہوتے جائینگے تو وہ خود بخود ان تمام امور پر جو فلاح مسلمین سے تعلق رکھتے ہیں غور کرتے جائینگے مثلاً زکواۃ کا روپیہ جمع کر کے اسی محلہ کے مستحقین کی حالت کو اس سے درست کرنا، بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کی پرورش و تعلیم صنعت و حرفت و کسب معاش کے ذرائع قایم کرنا وغیرہ ایسے کام قرآنی ہدایات کے مد نظر ہمارے فرائض میں داخل ہیں اور ہمارے ہادی کے عمل کے لحاظ سے ان سے بڑھکر اور کیا سنت ہو سکتی ہے۔ جب ہر محلہ میں چند ایسے اشخاص کے جمع ہونے سے علم و عمل اسلامی کی مجالس قایم ہوتی جاینگی تو سب کے اغراض و مقاصد ایک ہی ہونے کی وجہ سے انمیں خود بخود تعلق و اتحاد عمل پیدا ہوتا جائیگا اور جہانتک ممکن ہو اصلی مقاصد کے حصول میں وہ ایک دوسرے کی معاونت کر سکینگے اور انشاء اللہ یہ مجالس اور انجمنیں ایک مضبوط زنجیر کی کڑیاں ہونگی اور انکا نصب العین یہ ہوگا۔ عمل صالح۔ توصیہ بالصبر۔ توصیہ بالحق۔ تعاون علی البر والتقویٰ۔ اگر میلاد النبی کے ہر جلسہ میں ایسے کاموں کی رپورٹ پڑھی جاے اور آئندہ جو جو کام ہونے چاہیں انکی نسبت تجاویز پیش ہوا کریں تو اس سے بیحد فائدہ ہوگا۔ ان جلسوں کی حیثیت مسلمانوں کی کانفرنس کی سی ہو جاینگی اور انہیں جان پڑھ جائیگی جو اب محض رسمی ہیں۔

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الذین یوفون بعہد اللہ ولا ینقضون

المیثاق

اشہد باللہ۔ اللہ کے سامنے ایک مسلمان کی حیثیت سے جسکے ہادی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ آج سے اپنے جملہ معاملات وکاروبار زندگی میں قرآنی ہدایات پر عمل کرنیکی پوری پوری کوشش کرتا رہونگا اور قرآن مجید کو سمجھکر پڑھنے کی عادت کرونگا تاکہ عمل صالح پر قایم رہ سکوں۔ اور صداقت وراستبازی سے کبھی دور نہو سکوں۔ نیز اپنے متعلقین کو اسیطرح عمل کرنیکی نہ صرف ہدایت کرونگا بلکہ انکے اعمال پر حتی الامکان نظر رکھونگا اور خود اپنے صحیح عمل سے انکی رہنمائی کرتا رہونگا۔ اللہ تعالی مجھے نیک توفیق دے اور اس کام میں (جسکے اندر امور مندرجہ حاشیہ بھی شامل ہیں) میری مدد فرمائے آمین

العبد ....

پورا نام ....

پتہ ....

شاہد ....

شاہد ....

۱۔ قرآن مجید کو معہ ترجمہ شروع سے آخر تک کم از کم ایک مرتبہ اس زبان میں پڑھونگا جسکو میں بخوبی سمجھتا ہوں اور اپنے متعلقین کو نیز انکو جن پر میرا اثر ہو قرآن مجید سمجھانیکی کوشش کرونگا

۲۔ فرائض اسلام (خصوصاً نماز۔ روزہ۔ حج زکواۃ) کی تعمیل کی کوشش کرونگا۔

۳۔ حصول علم ودرستی اخلاق میں کوشاں رہونگا

۴۔ رذائل اخلاق مثلاً جھوٹ۔ مکروفریب۔ غیبت۔ بہتان۔ حسد۔ کینہ۔ غصب۔ طمع عجب۔ بخل۔ اسراف وغیرہ سے اجتناب کرونگا

۵۔ خود غرضی یا کسی اور بنا پر ناجائز طریقہ سے کسی کو نقصان نہ پہنچاؤنگا۔

۶۔ قومی۔ اسلامی۔ اخلاقی واصلاحی کاموں میں حتی الامکان حصہ لونگا اور اپنی زندگی اسطرح بسر کرونگا کہ وہ اوروں کیلئے مفید اور موجب خوشنودی پروردگار ہو۔

۷۔ رات کو سونے سے قبل یا کسی اور وقت فرصت میں اپنے تمام دن کے افعال کا محاسبہ کرونگا اور اپنی برائیوں پر خصوصیت سے نظر رکھونگا

باہتمام محمد شمس الدین عفی عنہ معتمد صدر مجلس اعظم ... پریس میں طبع ہوا۔